استحکام ریاست کے لئے قومی قیادت کے اہم خواص: تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

The Characteristics of National Leadership for an Islamic State in the Light of Teachings of Prophet Muhammad (PBUH)

*Dr. Nighat Akram

**Dr. Abdul Rehman Khan

Abstract

Allah sent a chain of Prophets with revelations to transfer humanity from a state of jāhiliyya to one of Islam. Allah says in the noble Qur'ān: "I have not created the Jinn and Ins (human beings) except to worship me" (Al-Qur'ān 51:56). Human beings must, therefore, live according to the laws of Allah. This can best be done in the framework of the Islamic state, the natural habitat of Muslims. Strengthen of a state depends upon best qualities of prime leaders. The purpose of this study is to determine the key attributes of the leaders and administrators in the light of the life of Holy Prophet (SAW), The paper has analyzed the concept of leadership as observed through literature survey about the leadership qualities of our beloved Holy Prophet Hazrat Muhammad (SAW), his Sahāba (R.A) by citing Qur'ānic verses and giving the examples from the life of Holy Prophet (SAW). The study has proposed a conceptual framework for an effective leader based upon the characteristics such as firmness, truthfulness, reliability, selflessness, ethics, loyalty to the organization, passion, moderation, humility, fairness and mercy which can be set as a role model for day's administrators etc.

Key Words: Holy prophet, Leadership, Islamic State, administration, model

* Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Poonch, Rawalakot. Ajk. nighatakram @upr.edu.pk

** Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Poonch, Rawalakot. Ajk. drabdulrehmank @upr.edu.pk

ریاست کا معنی و مفہوم

ریاست کا لفظ اردو اور عربی زبان میں مستعمل و مروج ہے۔ اردو لغت میں اس کا معنی: سرداری، افسری، امارت، عملداری اور حکومت بیان کیا گیا ہے۔

امام اللغۃ خلیل بن احمد فراہیدی (م ۷۵۷ھ) نے عربی لغت میں اس کی تحقیق یہ بیان کی ہے:

"راس کل شئی اعلاہ ویقال انا راسہم ورئیسہم و تراست علیہم و راسونی علی انفسہم"

ہر چیز کی بلندی و رفعت اس کا راس ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ میں ان کا بلند مرتبہ شخص ہوں، میں ان کا سردار ہوں، میں ان پر سرداری کرتا ہوں اور انہوں نے مجھے اپنا سردار بنایا ہے۔

علامہ ابن منظور افریقی کی تحقیق اس بابت یہ ہے:

"اذا استقام رئیسہم المدبر لامور ہم صلحت احوالہم باقتدائہم ویقال ان الریاسة تنزل من السما فیعصب بها راس من لا یطلبہا"

رئیس وہ مدبر شخص ہوتا ہے جس کی اقتدا کرنے سے عوام کے مسائل حل ہو جائیں۔

انگریزی میں ریاست کے لیے STATE کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی تعریف یہ کی جاتی ہے:

"The state is community of persons, more or less numerous, permanently occupying a definite portion of territory, independent of external control and possessing an organized government to which the great body of inhabitants render habitual obedience."

اردو، عربی اور انگریزی کی درج بالا تحقیق کی روشنی میں ہم ریاست کی آسان الفاظ میں یہ تعریف کر سکتے ہیں: ایسا قطعہ ارضی جس میں انسانوں کی منظم اجتماعیت و معاشرت ایک خاص دستور کے ماتحت قائم ہو اور عوام اس دستور و قانون کے پابند ہوں، ریاست کہلاتی ہے۔

اسلامی ریاست کی تعریف

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں:

قال الجمهور: دار الإسلام هي التي نزلها المسلمون، وجرت عليها أحكام الإسلام⁴

جمہور کہتے ہیں: دار الاسلام وہ ہے جہاں مسلمان بس جائیں اور اس پر اسلام کے احکام جاری ہوں۔

شیخ محمد ابو زہرہ نے دار الاسلام کی تعریف اس طرح کی ہے:

"دار الاسلام هي الدولة التي تحكم بسلطان المسلمين و تكون المنعة و القوة فيها للمسلمين"⁵

دار الاسلام وہ ملک ہے جس کا انتظام حکومت مسلم حکمران کے کنٹرول میں ہو اور اس کی فوجی اور دفاعی طاقت سب مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو۔

علامہ ابو یعلیٰ جنبل دار الاسلام کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وكل دار كانت الغلبة فيها لاحكام الاسلام دون احكام الكفر، فهي دار اسلام"⁶

ہر وہ ملک جہاں احکام کفر کی نسبت احکام اسلام کا غلبہ ہو دار الاسلام کے زمرے میں آئے گا۔

۱۔ قیادت کا مفہوم

قیادت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا اصل مادہ "ق۔و۔د" ہے۔ ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں:

"القود: نقيض السوق يقود الدابة من امامها ويسوقها من خلفها فالقود من امام والسوق من خلف. قدت الفرس وغيره اقوده قودا و مقادة وقيدودة وقاد البعير واقتاده معناه جره خلفه والقيادة مصدر القائد وكل شيء من جبل اومسناة كان مستطيلا على وجه الارض فهو قائد"⁷

"قود" سوق کی ضد ہے۔ جانور کو آگے سے لے جانے کو قود کہتے ہیں جب کہ پیچھے سے ہٹانے کو سوق کہتے ہیں۔ قیادۃ مصدر ہے قائد کا۔ زمین پر پھیلے ہوئے پہاڑ یا کسی بھی چیز کی اونچائی کو قائد کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

قیادت سے مراد وہ قدرتِ تاثیر ہے جو معاشرے کے دوسرے افراد میں مؤثر ہو۔ یہ تاثیر کسی فرد میں ان صفات کو لازم قرار دیتی ہیں جن کی مدد سے ایک شخص نہایت مہارت اور تجربہ کاری سے اپنے معاشرے کے دوسرے افراد کے نظریات اور افعال پر مؤثر انداز میں حاوی ہو سکے اور اس شخص کو قائد کہا جاتا ہے۔

اصطلاحی طور پر قیادت (Leadership) کی متعدد تعریفات کی گئی ہیں۔

”عرفت القيادة بانها القدرة على التأثير في الآخرين من اجل تحقيق الاهداف المشتركة“^۸

”مشترکہ اہداف کے حصول کے لیے معاشرے کے دوسرے افراد پر اثر انداز ہونے کی قدرت کو قیادت کہتے ہیں۔

ایک اور مشہور مغربی مفکر ”P.G Northouse“ کے نزدیک قیادت کی تعریف یہ ہے:

”Leadership is a process whereby an individual influence a group of individuals to achieve a common goal“^۹

”قیادت ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ایک شخص افراد کے ایک مجموعے پر اثر انداز ہو کر ان کے ذریعے ایک مشترکہ ہدف کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے“

اسلام میں قیادت کا مفہوم

اسلام اور مغربی قیادت کے مفہوم میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلام توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان کو ضروری قرار دیتا ہے۔ اسلام کی رو سے کامیابی کا تصور صرف اس دنیا تک محدود نہیں بلکہ حقیقی فوز و فلاح آخرت کے دن کامیابی و کامرانی سے عبارت ہے۔ اس لحاظ سے اسلام میں قیادت کے تصور اور قائد کی صفات میں ان چیزوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے جن سے نہ صرف دنیا کی عارضی کامیابی اور ترقی ممکن ہو سکے بلکہ اخروی اور دائمی کامیابی بھی حاصل ہو سکے۔

اسلامی میں قیادت سے مراد وہ طرزِ عمل ہے جو کہ ایک قائد اور رہنما اسلام کی روس سے جائز اہداف کو حاصل کرنے کے لیے اپنے رعایا کے ساتھ برتاؤ کرتے ہوئے اختیار کرتا ہے۔ تاکہ رعایا اس کے احکامات کو بجالاتے ہوئے دین اسلام کی تعلیمات اور اولوالامر کی اطاعت پر گامزن ہو سکیں۔ دکتور سالم بن سعید القحطانی نے قیادت کے اسلامی تصور کو یوں بیان کیا ہے:

"اسلام میں قومی سطح پر" قیادت "کے لیے" خلافت "اور" قائد "کے لیے" خلیفہ "کی اصطلاحات مستعمل ہیں۔ اس کا مادہ خلف ہے جس کے معنی "پچھلی جانب" یا "بعد میں آنے والی نسل" کے ہیں۔ ابن منظور افریقی فرماتے ہیں "الخلف ضد قدام" خلف آگے اور سامنے کی ضد ہے۔"^{۱۰}

امام راغبؒ لکھتے ہیں:

فلاں شخص فلاں کا خلیفہ بن گیا یعنی اس کی طرف سے کام کرنے کا ذمہ دار ہو گیا، خواہ اس کے ساتھ ہو، یا اس کے بعد۔ خلافت کسی دوسرے کی نیابت کرنا منوب عنہ کے غائب ہونے کی وجہ سے یا اس کی موت کی وجہ سے یا اس کے کمزور اور عاجز ہونے کی وجہ سے یا اس شخص کو بزرگی اور شرافت عطا کرنے کے لیے جسے خلیفہ اور نائب بنایا گیا، اسی آخری وجہ یعنی خلیفہ کو شرافت عطا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے۔"^{۱۱}

فقہاء امت نے "خلافت" کا مفہوم بیان کرتے ہوئے جہاں یہ بیان کیا ہے کہ خلیفہ اسے کہتے ہیں جو امت کے سیاسی اور اجتماعی امور سرانجام دے، وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ "نبیۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم" یعنی خلیفہ کی یہ حیثیت جناب نبی اکرم ﷺ کے نائب کے طور پر ہوگی۔

اسلامی ریاست میں قومی قیادت کی ضرورت و اہمیت

اسلامی ریاست میں قیادت کی قرآن و سنت میں ضرورت و اہمیت اور حکمرانی کا بنیادی اصول یہ بیان کیا گیا ہے:

الَّذِينَ إِذَا مَنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ^{۱۲}

ترجمہ: ہم اگر ان لوگوں کو زمین میں اقتدار عطا کر دیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے روکیں گے اور اللہ کے اختیار میں تمام کاموں کا انجام ہے۔

حکمران اپنے فرائض کی ادائیگی پر اللہ کے ہاں جواب دہ ہونگے، نبی کریم ﷺ نے اس بابت فرمایا:

"الاکلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ فالامام الذی علی الناس راع وهو مسئول عن رعیتہ"^{۱۳}

غور سے سنو تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور اپنی نگہبانی کے متعلق جواب دہ ہے۔ حکمران عوام کا نگہبان ہے اور اس کے متعلق جواب دہ ہے۔

اسلامی ریاست کے اسلام اور شانہ روز ترقی کے لیے قومی قیادت نہایت ضروری ہے جو دین کے شرعی اور دنیا کے سیاسی امور کی تفہیم میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ امام، خلیفہ، حکمران، صدر، وزیر اعظم اس قومی قیادت کے مناصب ہیں اور ان کی حیثیت و جواب کا درجہ رکھتی ہے۔ شیخ الماوردی لکھتے ہیں:

"امامت خلافت نبویہ کی جانشینی ہے۔ اس کا قیام دینی و دنیاوی امور کے نفاذ کے لیے ہوتا ہے۔ اور امت میں امامت کا قیام بالاجماع واجب ہے۔" ۱۴

چنانچہ قومی قیادت اسلامی ریاست میں درحقیقت رسول اللہ ﷺ کی نیابت کی ذمہ داری کا منصب ہے جس کی اطاعت نیکی کے امور میں واجب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" ۱۵

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اولوالامر کی۔

اس آیت مبارکہ میں تین اطاعتوں کو واجب قرار دیا گیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت۔ علامہ راغب اصفہانی اولوالامر کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں:

"اولوالامر کی بابت ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد نبی ﷺ کے عہد مبارک کے امراء (خلفاء راشدین اور مسلمان قبائل کے سردار) ہیں، ایک قول آئمہ اہل بیت سے متعلق ہے، ایک قول نیکی کا حکم دینے والوں سے متعلق ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد اللہ کی اطاعت کرنے والے علماء و فقہائے دین ہیں۔" ۱۶

اصفہانی کے بیان کردہ اقوال سے اولوالامر کا تعین اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ارباب دانش، صائب الرائے اور صاحبان اقتدار و اختیار ہوں۔ ان کا کام ملی وحدت کو قائم و متحد رکھنا، قوم میں یکجہتی و ہم آہنگی پیدا کرنا اور ملک و ملت کی سلامتی کا تحفظ کرنا ہوتا ہے۔ گویا یہ وہ قومی قیادت ہے جس کی سوچ قومی و اجتماعی ہوتی ہے۔ اسے اپنے شعبہ اختصاص سے متعلق امور و معاملات کی خوب بصیرت ہوتی ہے۔ یہ قومی سطح پر درپیش مسائل کا ایسا جامع و پائیدار حل تجویز کرتی ہے جس سے پوری قوم امن و عافیت حاصل کر لیتی

ہے۔ اس قیادت کے پاس اپنے عہد کے مسائل و معاملات کا حل اور مستقبل کے مسائل سے عہدہ براہونے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنے مسائل و معاملات کے حل کے لیے اس قومی قیادت سے رجوع کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ" ۱۷

ترجمہ: اور جب ان کے پاس کوئی معاملہ امن یا خوف کا آئے تو وہ اس کا چرچا کر دیتے ہیں، اگر وہ اس معاملہ کو رسول اللہ ﷺ اور اپنی صاحب بصیرت قیادت کے سامنے پیش کر دیتے تو معاملات کی تہہ تک پہنچ جانے لوگ ضرور اس کی حقیقت جان لیتے۔

قرآن و سنت کی تعلیمات سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلامی ریاست میں باصلاحیت قومی قیادت کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ ابو المنصور عبد القاہر بغدادی (م ۴۲۹ھ) اس بابت لکھتے ہیں:

"انه لا بد للمسلمين من امام ينفذ احكامهم ويقيم حدودهم ويغزي جيو شهم و وج الايامى ويقسم الفئ بينهم" ۱۸

اسلامی ریاست میں قیادت کے اہم خواص: تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

اسلام نے ریاست، قومی قیادت اور عوام کی بابت واضح تعلیمات دی ہیں تاکہ پر امن، خوشحال اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاسکے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہدایت ربانی کی روشنی میں ریاست اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے درج ذیل رہنما اصول قائم فرمائے جو تا قیامت تمام انسانیت کے لیے مثالی نمونہ رہیں گے۔ اسلامی ریاست و عوام کا یقینی تحفظ، احکامات ربانی کی عملی بالادستی، احترام قانون، انسانی جان و مال کا تحفظ و احترام، امن و انصاف کی یقینی فراہمی، انفرادی و اجتماعی فتنوں کا انسداد، ظلم و ستم کا خاتمہ، مظلوموں کی حمایت، مضبوط معیشت، مدافعت و مصلحانہ جہاد اور اسلامی تہذیب و تمدن کا فروغ۔

۱۔ قرآن و سنت کے مطابق فیصلے اور نظام شوریٰ

اسلام میں قیادت و حکومت اور حکمرانی کا بنیادی فلسفہ اور اس اس کی اولین شرط اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کرنا ہے۔ اس نظام میں تمام قوانین اور ضابطے قرآن و سنت کے مطابق اور ان کی پابندی دائرے کے اندر ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس مغربی سیکولر جمہوریت کا بنیادی تصور یہ ہے کہ اس کی بنیاد عوامی حاکمیت یا اقتدار اعلیٰ پر ہوتی ہے اور یہ کہ عوام قانون اور طاقت کا سرچشمہ ہوتے ہیں۔ جمہوریت کے اسلامی نظریے کے مطابق ملک کے نظم و نسق سے لے کے سربراہ حکومت اور مملکت کے اہلکاروں کا انتخاب اہل ایمان کے باہمی مشورے

کے ذریعے ہونا چاہیے۔ "اولوالامر" کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صلاح و مشورے سے حکومت کے امور انجام دے۔ حضرت عائشہؓ کا فرمان ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ لوگوں سے رائے اور مشورہ طلب کرنے والا کوئی انسان نہیں دیکھا۔ رسول رحمت ﷺ کے قول و فعل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مشورہ نہ صرف ضابطہ قانون ہے بلکہ یہ ایک حکمت عملی بھی ہے۔

"امام بیہقی ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نبی آخر الزماں، حضرت محمد ﷺ کو جب شوریٰ کا حکم ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ شوریٰ سے بے نیاز ہیں لیکن شوریٰ کا حکم امت کے لیے رحمت کا درجہ رکھتا ہے، کیوں کہ امت کا فرد مشورہ حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ ترین رہنمائی سے محروم نہیں رہے گا" ۱۹

۲۔ قیادت امانت خداوندی ہونے کا تصور:

حکومت اور اقتدار و حکمرانی اللہ کی ایک امانت ہے۔ چنانچہ خلیفہ راشد امیر المومنین سیدنا حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں ایک مجلس مشاورت کی افتتاحی تقریر میں فرمایا:

"میں نے آپ لوگوں کو جس غرض کے لیے تکلیف دی ہے وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ آپ کے معاملات (وسائل) میں امانت کا جو بار مجھ پر ڈالا گیا ہے، اسے اٹھانے میں آپ میرے ساتھ شریک ہوں۔" ۲۰

قرآن کریم نے گو لفظ امانت صاف طور پر حکومت کے لیے استعمال نہیں کیا، لیکن مندرجہ ذیل آیات میں جس امانت کا ذکر ہے، اس میں بالواسطہ حکومت بھی آجاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۲۱

ترجمہ: ہم نے اس امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو وہ اسے اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوئے اور اس سے ڈر گئے، لیکن انسان نے اسے اٹھالیا، بے شک وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں: "امام غزالیؒ اور بیضاویؒ وغیرہ نے اس بات کی تصریح کر دی ہے کہ یہاں امانت سے مراد عہدہ تکلیف ہے۔ جسے آسمان و زمین کے آگے پیش کیا گیا اور جس کی وجہ سے (اللہ کی) اطاعت کرنے سے ثواب اور اس کی

معصیت و نافرمانی کرنے سے عذاب ملتا ہے اور یہ کہ ان کے آگے پیش کرنے سے ان کی استعداد و قابلیت کا اندازہ لگانا مراد ہے (کہ وہ اسے سرانجام دے سکتے ہیں) اور انسان کے اٹھانے سے اس کی لیاقت اور استعداد مراد ہے۔^{۲۲}

”باب سیاست الاعوان“ (حجۃ اللہ البالغہ) میں شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں: ”جب کہ بادشاہ تنہا تمدن کی تمام مصلحتوں کو سرانجام نہیں دے سکتا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے پاس ہر کام کے معاون ہوں۔ معاونین کے لیے یہ شرط ہے کہ ان میں امانت کی صفت ہو۔“^{۲۳}

یعنی وہ خود بھی امین ہوں اور حکومت کو بھی امانت الہی تصور کریں۔

اس لیے کہ انسان عظیم و جلیل ذمہ داریوں کا مکلف ہے، ان کا صحیح احساس اور اس احساس کے ساتھ ساتھ خدائی حکومت کے احکام کی وفاداری امانت ہے، جب تک حکم کی اطاعت کی جائے گی امانت باقی رہے گی کیونکہ آغاز تخلیق سے امانت کا تعلق حکومت سے رہا ہے۔

۳. ضابطہ اخلاق اور دستور العمل

عمال حکومت کا رپر دازان حکومت اور قومی قیادت سے وابستہ افراد ہمارے قومی معاشرے کے افراد ہوتے ہیں، لہذا ان کے اندر بھی تمام عمومی صفات وہی ہونی چاہیں جو باقی عوام میں ہوں لیکن قومی قیادت اور کارپر دازان حکومت کی حیثیت چونکہ ذرا مختلف ہو جاتی ہے، اس لیے ان کے لیے اخلاقی قدریں بھی قدرے سخت ہو جاتی ہیں، اس لیے کہ ان کا کام صرف اپنے اخلاق کا درست کرنا ہی نہیں دوسروں کے اخلاق کو درست کرنے کا بھی ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا^{۲۴}

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک امت وسط بنایا ہے تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہوں۔

اس آیت کے ذیل میں مفسرین نے لکھا ہے کہ امت وسط ایک ایسا اعلیٰ اور اشرف گروہ ہے، جو عدل و انصاف اور توسط کی روش پر قائم ہو جو دنیا کی قوموں کے درمیان صدر کی حیثیت رکھتا ہو، جس کا تعلق سب کے ساتھ یکساں حق اور راستی کا تعلق ہو اور ناحق اور ناروا تعلق کسی سے نہ ہو۔

ایک اسلامی معاشرے میں جو لوگ سرکاری خدمات سرانجام دے رہے ہوں ان کا کردار یقیناً مثالی ہونا چاہیے اور انہیں قرآن حکیم کے ارشاد کے مطابق معروفات کا حکم دینا چاہیے اور منکرات سے روکنا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ^{۲۵}

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے۔ زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

۴۔ حقوق انسانی کا تحفظ: قومی قیادت کا حقیقی مقصد وجود

اسلامی ریاست و حکومت اور قومی قیادت کے فرائض میں انسانی حقوق کا تحفظ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معاشرتی نقطہ نظر سے عدل اجتماعی کے ساتھ یہی وہ بنیادی بات ہے جس کے لیے اسلامی ریاست و حکومت وجود میں آتی ہے۔ اسلام نہ صرف حقوق انسانی کا علمبردار ہے بلکہ نباتات کو بے مقصد کاٹنے اور حیوانات کو بے سبب تکلیف پہنچانے کے حق میں بھی نہیں ہے۔

"خطبہ حجۃ الوداع کی تاریخی موقع پر رسالت مآب ﷺ نے حقوق انسانی کا عظیم الشان چارٹر پیش کیا، جو کہ اسلام کے سیاسی، سماجی، معاشرتی اور تمدنی احکامات کا جامع مرتع ہے، جس کی مذہبی اور اخلاقی حیثیت ابدی اور لازوال ہے، یہ بلاشبہ حقوق انسانی کا عالمی چارٹر ہے، جو حقوق انسانی کے لیے ایک عالمی منشور اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے دائمی ورلڈ آرڈر کی حیثیت رکھتا ہے۔"^{۲۶}

وہ بنیادی حقوق جن کے متعلق قرآن و سنت کے ارشادات ملتے ہیں اور قومی قیادت اور ریاست جن کے تحفظ کی ذمہ دار ٹھہرتی ہے ان میں سے چند یہ ہیں۔ ۱۔ جان و مال کی حفاظت، ۲۔ عزت و ناموس کی حفاظت، ۳۔ شخصی آزادی کی حفاظت (جو شریعت کے تابع ہو)، ۴۔ ذاتی ملکیت کی حفاظت، ۵۔ عقیدے اور مسلک کی حفاظت، ۶۔ مساوات، ۷۔ قیام عدل۔"^{۲۷}

۵۔ جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت اور معاشی تحفظ کی ضمانت

اسلامی ریاست اور قومی قیادت کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کرے، اور انہیں معاشی تحفظ فراہم کرے۔ اسلامی ریاست اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نیابت میں ہر فرد کے جان و مال کی محافظ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: هَلْ

أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ^{۲۸}
ترجمہ: جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔"

رسول ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا "بلاشبہ تمہاری جان و مال اور آبرو ایک دوسرے کے لیے اسی طرح محترم ہیں، جس طرح آج کا یہ دن ہے۔ حتیٰ کہ تم اللہ سے جا ملو۔"^{۲۹}

یہ وہ اصول ہے جسے نبی کریم ﷺ نے مدینہ کی ریاست میں قائم کیا تھا۔ انسان کو معاشی تحفظ کے حصول کے لیے دین مبین میں انفاق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ جیسے کہ ارشاد خداوندی ہے:

معاشی تحفظ کے حوالے سے قومی قیادت اور ریاستی ذمہ داریاں یہ ہیں:

"۱۔ ریاست معاشرہ میں حرام طریقے سے مال کمانے کے تمام راستے مفقود (بند) کر دے۔ ۲۔ ریاست لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حقوق دلانے میں ان کی مدد کرے۔ ۳۔ ریاست زکوٰۃ کا نظام قائم کرے اور مستحقین زکوٰۃ کا حق صاحب نصاب لوگوں سے وصول کر کے ان تک پہنچائے یا ان کی فلاح و بہبود پر خرچ کرے۔ ۴۔ جن کا کوئی کفیل نہ ہو ان کی وہ خود کفالت کرے۔"^{۳۰}

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "جس کا کوئی سرپرست نہ ہو اس کی سرپرست حکومت ہے۔"^{۳۱}

یہ معاشی تحفظ محض مسلمانوں ہی کے لیے نہیں بلکہ غیر مسلم رعایا بھی اس کی یکساں حق دار ہے۔ حضرت عمرؓ نے ایک یہودی کو بھیک مانگتے دیکھا تو اسے گھر لے گئے، پہلے اپنے گھر سے کچھ دیا اور پھر بیت المال کے خزانچی کو ہدایت کی کہ اس کا اور اس جیسے دوسرے افراد کا وظیفہ مقرر کرو اور فرمایا: "خدا کی قسم! یہ بات انصاف سے بعید ہے کہ ہم ان کی جوانی میں ان سے جزیہ لے لے کے کھائیں اور بڑھاپے میں انہیں بے سہارا چھوڑ دیں"^{۳۲}

۶۔ قیادت و حکمرانی کی بنیادی اہلیت، دیانت و امانت، عدل و مساوات

قرآن نے جہاں امانت کی ادائیگی کا حکم دیا ہے، وہاں یہ بھی حکم دیا ہے کہ جب تک لوگوں کے درمیان حکومت کے کام کو چلاؤ تو انصاف کو مد نظر رکھو۔ حدیث اور تاریخی آثار سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ حکومت کی حقیقت کے اظہار میں امانت کا بڑا دخل ہے۔ حضرت

ابوذرؓ کا بیان ہے کہ میں نے سرورِ دو عالم ﷺ سے عرض کیا، مجھے بھی حکومت کا کام سپرد کیا جائے۔ اس کا جواب ملا (انھا امانۃ) “ابوذر! حکومت امانت ہے”^{۳۳}

یہ ہر شخص کو نہیں دی جاسکتی۔ اس کی تائید امیر المومنین حضرت علیؓ کے قول سے بھی ہوتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: “امام (حاکم وقت اعلیٰ سرکاری منصب پر فائز فرد) کی ذمہ داری ہے کہ وہ خدا کے قانون کے مطابق حکومت کرے، امانت کو ادا کرے۔ جب امام اس طرح حکومت کا فرض انجام دے تو عوام کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اس کے حکم کو سنیں اور اطاعت کریں اور جب وہ میدانِ عمل میں بلائے تو اس کی آواز پر لبیک کہیں”^{۳۴}

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امانت کا اساسی مفہوم حکومت ہے اور اچھی حکومت کے آئینے میں امانت ایک مؤثر عنصر کی طرح کار فرما ہے

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا^{۳۵}

ترجمہ: مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت رکھنے والے جب بھی خواہش کریں تو ان کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو۔ اور جب لوگوں کے باہمی جھگڑے (میں) فیصلہ کرنے لگو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ اللہ تمہیں جو نصیحت کرتا ہے، وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔

یہ آیت والیانِ حکومت (سرکاری مناصف پر فائز افراد اور کارپردازانِ حکومت) سے متعلق ہے، جو اس بات کے مامور ہیں کہ لوگوں کی امانتیں ان کے حوالے کریں اور جب لوگوں کے تنازعات کا فیصلہ کریں تو عدل و انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

مختصر یہ کہ اسلام نے تصورِ حکومت بطور امانت ہونے کا نظریہ پیش کیا۔ یہ اسلام کا تصورِ حکومت ہی تھا جس نے حکمرانوں کو حاکم کی بجائے خادم کے طور پر کام کرنے کا تصور دیا۔^{۳۶}

بعد ازاں صدیوں بعد مغرب میں اسلام کے سیاسی فلسفے کے زیر اثر حکومت کے خادم اور امین ہونے کا تصور پروان چڑھا۔ جان لاک (John Lock) کی تصنیف Civil Government کے مطابق:

“Government was created in order to carry out the administrative work as a “trust” or an “agent” on behalf of the community”^{۳۷}

”حکومت اس لیے تشکیل دی گئی کہ وہ انتظامی کام ایک امانت دار یا ایک کارندے کے طور پر معاشرے کی نمائندگی کرتے ہوئے کرے۔

۷۔ جذبہ خدمت خلق اور بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ

اسلامی ریاست میں قومی قیادت کے خواص میں سے ایک اہم چیز خدمتِ خلق ہے لہذا سربراہ حکومت کا خدمتِ خلق کے جذبہ سے سرشار ہونا چاہیے۔ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ دراصل خدمتِ خلق سے عبارت ہے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بے پناہ جذبہ عطا فرمایا تھا آپ ہر وقت مخلوقِ خدا کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہتے تھے۔ مسلم ہو یا غیر مسلم، اپنا ہو یا بیگانہ ہر کسی کے کام آتے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے

”سید القوم خادمہم“ (سر دار اپنی قوم کا خادم ہوتا ہے)۔^{۳۸}

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تمام مخلوق خدا کا کنبر ہے اس لئے آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”الخلق کلہم عبال اللہ فاحب الخلق عند اللہ من احسن الی عبالہ“^{۳۹}

لہذا قومی قیادت اعمال حکومت اور ریاستی مناصب پر فائز افراد کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے فرائض بھی عوام الناس کی خدمت، حقوق العباد کی ادائیگی، خود احتسابی اور دیانت و امانت کے ساتھ ادا کریں، اس لیے کہ ان کی ذمہ داریوں کے متعلق روز قیامت سوال ہو گا، نیز سرکاری منصب ایک امانت ہے، جس سے پورے طور پر انصاف ایک لازمی امر ہے۔

۸۔ قومی مفادات کا تحفظ اور اس کی نگہداشت

اسلامی ریاست میں قومی قیادت اور عمال حکومت کا فرض ہے کہ وہ قومی مفادات اور قومی دولت و خزانے کی نگہداشت کریں اور اس سلسلے میں پوری امانت داری سے کام لیں۔ قومی مالیات جو حکام کی تحویل میں ہوتی ہیں، امانت ہوتی ہیں اور ان میں ذرہ برابر خورد برد خیانت کے ذیل میں آتی ہے:

رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ایک دستور اور منشور کی حیثیت رکھتا ہے: سرکاری مناصب پر فائز رجال کار اور تمام عمال کے لیے ایک مثالی ضابطہ عمل اور لائق تقلید نمونہ ہے۔ حضرت عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے اگر کوئی شخص ہمارے کسی کام پر عامل بنایا گیا، پھر وہ ہم سے سوئی یا اس سے زیادہ مقدار چھپالے، وہ خیانت کرنے والا ہے۔

حضرت بریدہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کام پر ہم کسی شخص کو عامل مقرر کر دیں اور ہم اس کو رزق دے دیں، تو اس کے بعد وہ جو کچھ لے گا خیانت ہے۔ حضرت خولہ انصاریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کتنے لوگ ہیں، جو اللہ کے مال میں بغیر حق کے تصرف کرتے ہیں۔ قیامت کے دن ان کے لیے آگ ہے۔

۹ بے لاگ احتساب و عدل و انصاف کی بالادستی

اسلام کا قانون یہی ہے اسلام میں نہ رتبے کی عزت ہے، نہ ذات کی، کیونکہ پیغمبر ﷺ کی نظر میں سب سے برابر ہیں، اس لیے ان کے خلفاء میں بھی یہی روایات قائم رہیں۔ حضرت عمرؓ ابن الخطاب نے حج کے موقع پر پورے حدود و خلافت کے گورنروں کو ایک عظیم الشان اجتماع میں یکجا جمع کیا اور لوگوں سے خطاب فرمایا:

"سنو! اگر ان (اسلامی مملکت کے گورنروں) میں سے کسی نے تم لوگوں میں سے کسی پر ظلم و ستم ڈھایا ہے تو اسے چاہیے کہ آج اس مجمع میں کھڑا ہو اور مظالم کی تفصیل بیان کرے۔"۴۰

ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے امیر المومنینؓ کو مخاطب کر کے عرض کیا: امیر المومنینؓ آپ کے فلاں عامل نے مجھے سو کوڑے مارے ہیں۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے تحقیق حال بے بعد شکایت کنندہ سے فرمایا، اٹھو اور اپنا بدلہ لے لو۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت عمرو بن العاصؓ نے عرض کیا۔ اے امیر المومنینؓ، آپ نے یہ دروازہ کھال دیا تو پھر کبھی بند نہ ہو گا، حالانکہ یہ چیز آپ کے عمال پر بہت شاق ہے۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ: "کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں انصاف نہ کروں، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ خود رسول اکرم ﷺ اپنی ذات اقدس کو بلا تکلف بدلے کے لیے پیش فرما دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد فاروق اعظمؓ نے اس مظلوم کو حکم دیا کہ اے شخص کھڑا ہو جا اور بدلہ لے لے۔"۴۱

اس کے بعد گورنر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ: "مذعبدتم الناس و قد ولدتهم اماہاتہم احراۃ"۴۲۔ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد پیدا کیا تھا، تم نے کب سے انہیں غلام بنالیا ہے۔

ان حقائق سے واضح ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کے عطا کردہ نظام عدل کی سب سے بڑی خصوصیت یہی ہے کہ یہاں انسانوں کا بنا ہوا نہیں، بلکہ رب العالمین کا دیا ہوا قانون نافذ ہوتا ہے، جس میں نہ کوئی افراط و تفریط ہے اور نہ ہی کسی کے لیے خاص امتیاز و تفریق۔ جو قانون فقیر کے لیے ہے، وہی بادشاہ کے لیے بھی ہے جو آئین سرمایہ دار کے لیے ہے، وہی ایک مزدور اور فاقہ مست کے لیے بھی ہے۔

ایسے ہی جو قوانین اپنوں کے لیے ہیں، وہی غیروں کے لیے بھی۔ یہاں تک کہ حاکم و محکوم میں سے کوئی بھی ان سے مستغنی نہیں ہے اور وہ سب پر برابر لاگو ہیں، گویا کہ یہاں پر صحیح معنوں میں قانون کی حکومت یعنی Rule of law ہے۔

"سیدنا علی مرتضیٰؑ نے اپنے عہد خلافت میں مصر کے گورنر مالک الاشتر کے نام ہدایت نامہ جاری فرمایا تھا۔ جس میں آپ نے جامع اور فکر انگیز ہدایات فرمائیں۔ یہ دستاویز اتنی اہم تھی کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے اس کی کاپی اقوام متحدہ کی عمارت کی زینت بنائی تھی اور خبروں کے مطابق ہندوستانی وزیراعظم راجیو گاندھی نے اپنے نامزد وزراء کو اس کی کاپیاں دی تھیں۔"^{۴۳}

حوالہ جات:

- ^۱ فراہیدی، خلیل بن احمد، کتاب العین، مطبعة باقری، ایران، ۱۴۱۴ھ، مادہ: راس، ج ۱، ص ۶۳۶
1. Frahīdī, Khalīl Bin Ahmd, Kitāb al 'Aen, Matb'a Bāqri, Iran, 1414, root word: Ras, Book:1, P. 636
- ^۲ افریقی، ابن منظور جمال الدین مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ۱۳۹۶ھ، مادہ: راس، ج ۶، ص ۹۶
2. Afrīqī, Ibn e Manzūr Jamal al-Dīn Makaram, Lisan al-'Arab, Dār Sadir, Beirut, 1396, Madah: Ras, Book, 6, P. 96
- ^۳ www.definations of state.html
- ^۴ ابو زہرہ، العلاقات الدولية فی الاسلام، ص ۵۶
4. Abu Zahrah, Al-'Alāqat al-Dawliyah fil Islam, P.56
- ^۵ ابن قیم، احکام اہل الذمۃ: ۷۲۸، ۷۲۸
5. Ibn e Qayyam, ahkām ahl al-zimmah, p. 728
- ^۶ ابو یعلیٰ حنبلی، المعتمد فی اصول الدین، ۲۷۶
6. Abu Ya'la Hambalī, Al-Mu'tamid fi usūl al-Dīn, 276
- ^۷ لسان العرب، ابن منظور الافریقی، دار صادر بیروت، طبع ثالث ۱۴۱۴ھ، ۳/۳۷۰
7. Lisan al 'arab, Vol. 3, p. 370
- ^۸ السلوک التنظيمی (مدخل بناء المهارات) احمد ماہر، الدار الجامعیۃ، طبع الاسکندریۃ، ص ۳۰۴
8. Al-salūk al tanzīmī (Madkhal Bina al-mahārāt) Ahmad Mahir, Al-dār al-jāmi'ah (tab a' al askandriyah) P:304
- ^۹ Leadership: Theory and practice by PG Northouse, 2013, P:5
- ^{۱۰} لسان العرب، ابن منظور محمد بن مکرم، ۹/۸۲
10. Lisān al-'arab, ibn e Manzūr Muhammad Bin Mukaram, vol. 9, p. 82
- ^{۱۱} مفردات القرآن، امام راغب اصفہانی، ص ۱۵۵، / اسلامی ریاست، گوہر الرحمن، ص ۱۰۹
11. Mufardāt al-Qur'an, imam Rāghib Asfahānī, P.155, / Islami Ryasat, Gohar al-Rahman, p.109
- ^{۱۲} سورة الحج ۱:۲۲
12. Al-Quran, 22:41
- ^{۱۳} امام بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، باب: الجمعة فی القرى المدن، ص ۸۵۳
13. Imam Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismā'il, Al-Jami' al-Sahiha, Baab:AL Jumah fil qura al-madan, , P. 853
- ^{۱۴} الماوردی، ابی الحسن علی بن محمد بن حبیب، الاحکام السلطانیۃ والولايات الدینیۃ، مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر، ۱۳۹۳ھ، ۵
14. Al-Mawardī, abi al Hassan Ali bin Muhammad Bin Habib, al-Ahkam al sultaniah wal walayāt al-dīniyyah, maktabah Mustafa albabī (Egypt, 1393, 5)
- ^{۱۵} سورة النساء: ۵۹
15. Al-Qur'an:4:59
- ^{۱۶} معجم مفردات الفاظ القرآن، ۱۹۹۰، مادہ: امر، ص ۲۱

16. Mu'jam Mufardāt alfāz al-Qur'an, Mada: amar, p. 21

17 سورة النساء: ۸۳

17. Al-Qur'an: 4:83

18 استاد ابو المنصور عبد القاهر بغدادی، اصول الدین، مکتبہ عثمانیہ، ۱۹۸۷ء، ص ۲۷۱

18.Ustad Abu al-Mansoor Abd al-Qahar Baghdadī, usūl al-Dīn, Maktabah Usmania, 1987, P:271

19 خلافت و ملوکیت از ابو الاعلیٰ مودودی، لاہور، اسلامک پبلی کیشنز، ص ۳۹

19.Khilafat wa Malūkiyat az Abu al- Ā'la Mawdūdī, Lahore: Islamic Publications, P.39

20 ابو یوسف القاضی / کتاب الخراج، قاہرہ، مصر، ص ۴۵

20.Abu Yousaf Al Qadi/ Kitab al-Kharāj, Qairo, Misar: p. 45

21 سورة الاحزاب - ۷۲:۳۳

21. Al-Qur'an, 33:72

22 شاہ ولی اللہ، حمید اللہ البالغہ، کراچی، نور محمد کتب خانہ، ۱/۷۷

22.Shah Walī Allah, Hajjat ullah al-bāligha, Karachi: Noor Muhammad Kutab Khana, Vol. 1, p. 74

23 حمید اللہ البالغہ، ایضاً ۱/۱۳۳

23.Ibid, Vol. 1, p. 133

24 سورة بقرہ: ۲:۱۴۳

24. Al-Qur'an: 2:143

25 سورة الحج: ۲۲:۴۱

25. Al-Qur'an : 22:41

26 خالد علوی ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، لاہور، الفیصل ناشران ۲۰۰۵ء، ص ۲۹۱

26. Dr. Khalid 'Alvi, Islam ka M 'ashartī Nizām, Lahore: Al-Faysal Nashirān 2005, P. 291

27 حمد عبد المتعالی نعمان، خطبہ حمید الوداع کی عظمت و اہمیت، روزنامہ جنگ کراچی، اسٹیشنل ایڈیشن، یکم ستمبر، ۲۰۱۵ء

27.Ahmad 'abd al-Mat 'ali Nouman, Khutbah Hajat al-widā' ki azmat wa ahmiyat, Roznama Jung Karachi, Special Edition, Yakam 1st September, 2015

28 سورة المائد: ۵:۳۲

28. Al-Qur'an: :32

29 ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج ۴، ص ۲۵۰۔

29.Ibn e Hashām, al-Sīrat al-Nabawiah, Vol. 4, P. 250

30 محمد حمید اللہ، جمیل پروفیسر، پاکستان میں انسانی حقوق، لاہور، ص ۱۶۴

30.Muhammad Hamīd Ullah, Jamīl Prof., Pakistan mayn insani Haqūq, Lahore: P.164

31 ترمذی، مشکوٰۃ، ص ۱۶۴

31.Tirmizī, Mishqāt, P.164

32 محمد نجات اللہ صدیقی، ڈاکٹر، اسلام کا نظریہ ملکیت، ۱۹۶۸ء، دوم، ص ۱۱۰

32. Muhammad Nijāt ullah Siddiqui, Dr, Islam ka Nazriya Milkiyat, 1968, Vol. 2 , P.110
33. ابو عبید قاسم بن سلام / کتاب الاموال، قاہرہ، ص ۵-۶
33. Abu 'abaid bin salam/ Kitab al amwāl, Cairo: P. 5,6
34. Ibid
35. سورة النساء: ۵۸:۴
35. Al-Qur'an:4:58
36. السیوطی، ابو الفضل جلال الدین، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النزیر، بیروت، دار صادر ۱/۱۷۵
36. Jalal al-Dīn Siyūṭī Al-Jamī' al Saghīr, Beirut: Dār e Sadir Vo. 1, p. 175
37. Mattern, Johannes, Concepts of State, Sovereignty & Int'l Law, P.17
38. السیوطی، ابو الفضل جلال الدین، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النزیر، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ص ۵۹/۲
38. Ibid, Vol. 2, P. 59
39. کنز العمال، کتاب الزکاة الباب الثانی، دارالکتب، رقم حدیث ۱۶۴
39. Kanz al 'amāl, Kitāb al-zakāt al, dār al kutab, Hadith: 164
40. ابن سعد / الطبقات الکبری، بیروت، دار صادر، ۳/۲۱۱
40. Ibn Saad, al-tbqāt al-qubrā, Beirut: Dār e Sadir, Vol. 3, p. 211
41. ایضاً، نیز ابو یوسف القاضی / کتاب الخراج، قاہرہ، ص ۶۶
41. Ibid, / abu Yousaf al-Qadi, Kitaab al kharja, Cairo: P. 66
42. شہر مشاہیر الاسلام، ۳/۳۸۳
42. Shahr e Mashāhīr al-Islam, Vol. 3, p. 383
43. علی اسلامی نظام مملکت / ڈاکٹر عبد القدیر خان / شائع شدہ کالم روزنامہ جنگ، کراچی، ۲۶ اگست ۲۰۱۳
43. Dr. Abdul Qadīr Khan, 'Ala Islami Nizām e Mumlikat, Karachi: Published Column Roznama Jung, 26 Aug, 2013